مغربی ایجنڈے' تہذیب وتمدن کے سامنے سدِ سکندری باندھنا پڑے گا ورنہ اس جنگ میں دو قومی نظریے' اسلامی روایات' مشرقی اقدار سمیت ہر چیز داؤ پر لگ جائے گی۔ یہی ایسا موڑ ہے جہاں سے حقیقی جدوجہد کا آغاز کر کے دین و ملت کے مجرم حکمرانوں سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔

---

## باجوڑ کے مدرسے اور معصوم طلباء کی شہادت کس طوفان کا پیش خیمہ ہے ؟

اسلام اور کفر کی ابدی جنگ ہر دور' ہر عہد اور ہر زمانہ میں ہوئی ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ حق و باطل کی یہ کشمکش ماضی کی طرح عہد جدید میں بھی جاری وساری ہے۔ آج دشمنوں کی مقتل گاہوں کی ساری سرخیاں خونِ مسلم کی رنگینیوں سے مزین ہیں۔ زندانوں کی رونقیں علماء' طلباء اور مجاہدین کے نعرہائے تکبیر اور سوز وساز سے آباد ہیں. اور دستِ قاتل کی ساری پھرتیاں' سفاکیاں اور اسلحے معصوم مسلمانوں کی گردنوں کی بدولت کارگر ہیں۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت کے خاتمہ کے بعد جاری جنگ میں دنیا بھر میں ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔ ''دہشت گردی'' کے نام پر جاری جنگ میں ایسی ایسی دہشت گردیاں اور ظلم وبربریت کے مظاہرے کئے جارہے ہیں کہ انسانیت بھی چنگیزی دور کی تاریکیوں میں منہ چھپانے پر مجبور ہے۔

گزشتہ ماہ باجوڑ کے علاقہ کے ایک مدرسہ پر رات کی تاریکی میں امریکہ بہادر نے حملہ کر کے تراسی (۸۳) کے لگ بھگ معصوم طلباء اور علماء کو شہید کر دیا' کیونکہ صدر بش کو مڈٹرم الیکشن میں یقینی شکست سے بچنے کیلئے ''ایمرجنسی'' میں فوری طور پر مسلمانوں کا تازہ خون چاہیے تھا۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے فوری طور پر ایک اسلامی مدرسے کا انتخاب کیا گیا' اور اس کیلئے سارے انتظامات پاکستانی حکمرانوں اور حکومت نے مہیا کئے۔ حتیٰ کہ ان کا جرم بھی اپنے کھاتہ میں ڈالا گیا کہ کہیں ''مقدس سرکار'' کی ''نیک نامی'' پر آنچ نہ آنے پائے۔ کیونکہ اس بربریت سے پہلے بھی وزیرستان اور ملک کے دیگر حصوں میں بھی معصوم شہریوں کا قتل حکمرانوں کیلئے معمولی ٹاسک بن گیا ہے۔ حکمرانوں سے تو اس قسم کے مزید واقعات کی توقع ہی کی جاسکتی ہے' ان سے کیا گلہ شکوہ؟ لیکن اہل مدارس' مذہبی طبقے اور پاکستانی قوم اور خصوصاً مجلس عمل اس قیامت خیز سانحہ پر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے اور اس واقعہ کو بھی آئے روز کے خونی واقعات کی طرح فراموش کر دیا گیا۔ اسی غفلت ''حکمت عملی'' اور خاموشی نے حکمرانوں اور امریکہ کو اتنا بہادر کر دیا ہے کہ اب وہ جس شخص کو چاہے اور جس دینی مدرسے کو چاہے ختم کر سکتا ہے۔ پاکستان میں ویسے بھی جنگل کا قانون ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس والی ریاست کا منظر ہے اور سیاسی ومذہبی جماعتیں بھی شتر مرغ کے قبیلے سے تعلق کی بناء پر چشم پوشی کو وقت

کی ضرورت قرار دے رہے ہیں۔ حزن و یاس کی اس زہریلی فضاء میں اور غلامی پر محیط اس سیاہ رات میں کس سے مدد اور تعاون کی امید کی جائے؟ اور کس کے سامنے آہ و فریاد کی جائے؟ ہماری آنکھوں کے سامنے ایک ایک اسلامی ادارے' اسلامی روایات اور افراد کو مٹایا جارہا ہے' لیکن کوئی سنجیدہ بولنے والا نہیں' احتجاج والا نہیں اور کرگزرنے والا نہیں۔ کچھ سیاسی مداریوں نے اس سانحہ کے موقع پر بھی اپنے کرتب دکھائے لیکن دیکھنے والوں نے ان بونوں کی ان بھونڈی حرکات کو کوئی اہمیت نہیں دی اور دینی بھی نہیں چاہیے تھی کہ اب قوم ان دغا بازوں سے اکتا گئی ہے۔ آخر میں جلے دل اور ویراں خیالات کی بناء پر یہی لکھا جاسکتا ہے کہ ناامیدی کے غار پاکستان کے کشتِ ویراں کے دَرودیوار پر قابض ہوگئے ہیں۔ زرخیزی' حیات نو' نشاۃ ثانیہ اور خودداری وحمیت کے پھول اس دھرتی پر اب شاید تادیر نہ کھلیں۔ کیونکہ ساقی اور باغ کے مالی بھی شر رو برق سے مل گئے ہیں۔

بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں　　کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

---

## سانحہ درگئی افسوسناک حادثہ

حکمرانوں نے جو آگ اپنے ہاتھوں سے ملک وملت کے درودیوار کو لگائی ہے خود اس کا اپنا دامن بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے جو ایک فطری چیز ہے۔ مجاہدین کے خلاف جاری جنگ میں حکمران آخری حد تک جاچکے ہیں اور حکمران خود اس وقت سب سے بڑے انتہا پسند بن گئے ہیں' انہی کی ظالمانہ اور انتہا پسندانہ پالیسیوں کے نتیجے میں ملک بھر میں ایک عجیب صورتحال پیدا ہوگئی ہے اور اس میں اضافہ باجوڑ پر ظالمانہ حملہ کے بعد مزید ہوگیا ہے۔ اسی کا ردعمل درگئی میں فوجی چھاؤنی میں مشغول بے گناہ زیر تربیت کئی درجن فوجی جوان بنے اور ایک خودکش بمبار نے آنِ واحدہ میں کئی لوگوں کو موقع پر شہید کردیا اور درجنوں کو زخمی۔ یہ معصوم اور بے گناہ فوجی بھی مسلمان پاکستانی اور انتہائی غریب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے اور ابھی بالکل ابتدائی ٹریننگ کے مراحل سے گزر رہے تھے۔ ان کا خون ناحق بھی ظلم عظیم ہے۔ اس ظالمانہ اقدام کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی سزا کسی طور پر بھی ان جیسے بے گناہ لوگوں کو دینا قطعی حرام ہے۔ شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں' جیسا کہ حکمرانوں کا باجوڑ پر حملہ حرام تھا اسی طرح درگئی میں بھی یہی اقدام مکمل طور پر ناجائز اور حرام ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت فوری طور پر اپنے ظالمانہ اقدامات سے کنارہ کش ہوجائے تاکہ یہ آگ ٹھنڈی ہوجائے ورنہ خودکش دھماکوں کا یہ نہ ختم ہونے والا سلسلہ خدانخواستہ مزید نہ پھیل جائے' ورنہ ہمارا حشر بھی عراق جیسا ہوسکتا ہے۔ دونوں متحارب قوتوں کو ہوش وخرد کے ناخن لینے چاہئیں۔